بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ۱۱ فتح ۱۳۶۳ ہش ۱۱ دسمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۸۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ فتح/دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ معدے میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ:

خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو

تم خدا کو نہیں پا سکتے جب تک موت کا نظارہ نہ دیکھ لو

اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں

"چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا (باقی صفحہ ۸ پر)

● میرے بھائی محترم ملک رشید احمد صاحب پچھلے ماہ بغرض علاج لندن تشریف لے گئے تھے۔ وہاں ان کا دل کا آپریشن ۲۳ نومبر کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ کل ہی بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ہسپتال سے بخیریت گھر تشریف لے گئے ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ ابھی کافی آرام اور علاج کی ضرورت ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رضیہ اہلیہ میاں عبدالحی مربی انڈونیشیا)

● میری امی جان گزشتہ کئی روز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم میری والدہ محترمہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

(منیر احمد جاوید۔ استاذ الجامعہ ربوہ)

عزیزہ طاہرہ بشریٰ بنت مکرم فتح محمد خان صاحب دارالنصر غربی ایک لمبا عرصہ بیمار رہی ہیں۔ ان کا علاج لاہور میں جاری ہے احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اب مرض میں خاصا افاقہ ہے تاہم ڈاکٹر صاحبان کی ہدایت کے مطابق ابھی کچھ اور ٹیسٹ ہونے باقی ہیں اور علاج بھی ایک لمبے عرصہ تک جاری رہے گا۔ احباب سے عزیزہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خورشید بخاری۔ دفتر "الفضل" ربوہ)

● خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ پچھلے پندرہ بیس دن سے بہت بیمار ہیں۔ بیماری کا زیادہ اثر ٹانگوں پر ہے۔ ٹانگوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے بے چینی اور گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد رفیق
ایڈیشنل وکیل التصنیف)

جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

پاکستان اور دوسرے ممالک کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے تیاری کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ سوائے اس کے کہ حکومت کی طرف سے جلسہ سالانہ منعقد کرنے سے روک دیا جائے احباب جماعت جلسہ سالانہ کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں!

(ناظر اصلاح وارشاد)

پبلشر: مسعود احمد۔ طابع: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ر ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۱۱ فتح ۱۳۶۳ ہش

اپنے بندوں سے خدا تعالیٰ کے پیار کی علامت

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے ہی یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ ہمیشہ وہ اور اس کے مامور ہی غالب رہیں گے۔ ایسا کبھی نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ جس مقصد کے پیش نظر اپنے کسی مامور کو دنیا میں بھیجے دنیا والے اُس مقصد کو پورا نہ ہونے دیں اور نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کا اپنے مامور کو مبعوث کرنا عبث ٹھہرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(المجادلہ آیت ۲۲)

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے فرستادہ ہی غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ جو ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے اور جسے ہر لحاظ سے کامل غلبہ حاصل ہے اُس کا منشاء پورا نہ ہو اور اُس کا مبعوث کردہ مامور حق کو پھیلانے اور غالب کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے بھی مامور اُس نے دنیا میں بھیجے (اور ان کی تعداد ایک لاکھ ۲۴ ہزار بیان کی جاتی ہے) بالآخر وہ سب غالب آکر رہے۔ اس کے باوجود یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ایک بھی مامور ایسا نہیں گزرا جس کی دنیا والوں نے انتہائی شدید مخالفت نہ کی ہو اور وہ اس کی جان کے درپے نہ ہوئے ہوں۔ حق کے پھیلنے اور غالب آنے کی راہ میں انہوں نے مشکلات و مصائب کے پہاڑ کھڑے کئے ہوں، اس مامور اور اس کے ساتھیوں پر انسانیت سوز مظالم نہ ڈھائے ہوں اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر کے انہیں نیست و نابود کرنے کی دھمکیاں نہ دی ہوں۔ ہر بار ہی نوبت یہاں تک پہنچتی رہی کہ اہل حق زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا کے مصداق بنتے رہے۔ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ کی کیفیت بار بار ان پر وارد کی گئی۔ یعنی حالات نے ایسی شکل اختیار کی جس کی وجہ سے گھبراہٹ کے عالم میں آنکھیں ٹیڑھی ہو جائیں اور دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آجائیں اور معیشت کے راستے ان پر بند ہونے سے ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ کی رو سے زمین کو تمام تر فراخی کے باوجود ان کے لئے تنگ کر دیا جائے۔ مگر انجام کار ہوا کیا؟ یہی کہ اہل حق کو پیش آنے والے یہ غایت درجہ مہیب مصائب و شدائد، انسانیت سوز مظالم کے بظاہر یہ لامتناہی سلسلے اور پے در پے رونما ہونے والے انتہائی صبر آزما حالات اپنی غیر معمولی طوالت اور شدت کے باوجود وقتی اور عارضی ثابت ہوئے اور وقت آنے پر یوں ہوا ہوئے جیسے کبھی رونما ہوئے ہی نہ تھے۔ اہل حق کی راہ میں مشکلات و مصائب کے پہاڑ کھڑے کرنے والے ان کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے والے، انہیں شہری اور عام انسانی حقوق سے محروم کر کے ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے والے اپنی تمام تر قوت و طاقت اور اکثریت کے گھمنڈ کے باوجود خود نسیاً منسیا ہوئے بغیر نہ رہے۔ اس طرح حق کا غلبہ اپنے کمال کو پہنچ کر ہر بار كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ کی ابدی صداقت کو بار بار آشکار کرنے کا موجب بنتا چلا گیا۔

اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا فیصلے اور اس کے نفاذ کے درمیانی عرصہ میں رونما ہونے والے نامساعد حالات میں پوشیدہ حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"انبیاء و رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیان میں ہمیشہ مکروہات آجایا کرتے ہیں۔ طرح طرح کی ناکامیاں پیش آتی ہیں۔ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا سے معلوم ہوتا ہے کہ حد درجہ کی ناکامی کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن یہ شکست اور ہزیمت نہیں ہوا کرتی۔ ابتلاء میں مامور کا صبر و استقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ كَتَبَ سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے۔ درمیانی دشواریاں کچھ شئی نہیں ہوتیں۔ اگرچہ وہ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ کا ہی مصداق کیوں نہ ہو۔" (البدر یکم مارچ ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جماعت ششم ص۳۴۴)

یہ امر بھی یاد رہے کہ غلبۂ حق سے قبل درمیانی عرصہ میں آنے والے ابتلاؤں اور ظاہری ناکامیوں کے متعلق زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا اور زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور اسی طرح ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ سے مراد یہ نہیں کہ فی الواقعہ ابتلاؤں کے دوران حقیقی اہل حق کے اور ان کے دل دہل کر رہ گئے تھے یا شدید گھبراہٹ کی وجہ سے ان کی آنکھیں ٹیڑھی ہو گئی تھیں یا زمین اپنی تمام فراخی کے باوجود ان پر ان معنوں میں تنگ ہو گئی تھی کہ وہ اپنی زندگی اور حق کی بقا سے مایوس ہو گئے تھے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں تھا۔ یہ سب الفاظ تو قرآن مجید میں پیش آنے والے ابتلاؤں کی انتہائی شدید نوعیت اور خطرات کی انتہائی سنگین کیفیت اور بنظر ظاہر مایوسی کی آخری حد تک پہنچانے والے حالات کے اظہار کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے حقیقی متبعین ایسے حالات میں خوفزدہ ہو کر مایوس ہو جاتے تھے کیونکہ قرآن مجید نے مہیب ابتلاؤں کے دوران ان کی دلی کیفیت کا ذکر تو ان الفاظ میں کیا ہے:۔

قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ؕ

(الاحزاب آیت ۲۳)

(انتہائی مہیب حالات رونما ہوتے پر) انہوں نے کہا یہ تو وہی کچھ ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا اور ان حالات نے ان کو ایمان اور اطاعت میں اور زیادہ بڑھا دیا۔ (یعنی کمزور نہیں کیا)

حقیقت یہی ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے حقیقی متبعین مہیب سے مہیب ابتلاء وارد ہونے پر بھی ہراساں اور مایوس نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ ان حالات میں بھی وہ دم نقد بہشت میں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کا خدا ان کے ساتھ ہے۔ وہ ان ابتلاؤں کو دور کر کے کامیابیوں اور کامرانیوں کے وعدوں کو ضرور پورا کرے گا۔ ابتلاؤں کو وہ خدا تعالیٰ کے پیار کی ایک علامت سمجھتے تھے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے:۔

"خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلاؤں میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔ وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی ہر ایک مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں۔ خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں۔ مگر انجام کچھ نہیں ہوتا۔ رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلاء میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً کسریٰ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا۔ اور اگر مکہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو انا فتحنا لک فتحاً مبیناً کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلاء سے وابستہ ہے۔ غفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ خدا اسی کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں۔"

(البدر ۵ مارچ ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ششم ص۳۶۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائبل میں مذکور پیشگوئیوں کا مصداق

عظیم الشان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط اوّل)

مکرم محمد عثمان شاہد

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر قوم میں اپنے نبی بھیجے ہیں اور کوئی قوم بھی ایسی نہیں جو انبیاء کی آمد سے محروم رہی ہو۔

لیکن آنحضرتؐ سے قبل جتنے بھی انبیاء گزرے ہیں ان کا دائرہ عمل صرف اپنی قوم تک ہی محدود تھا کیونکہ اس وقت دنیا متمدن نہ تھی ایک علاقے کے لوگوں کے دوسرے علاقے کے لوگوں سے ملنے کے راستے مسدود تھے۔ ذہن انسانی کی کیفیات مختلف تھیں اور یہ ممکن نہ تھا کہ ساری دنیا کے لیے ایک ہی نبی پیدا ہوتا۔ لیکن چونکہ انسانی ذہن اپنے کمال کو پہنچنے والا تھا اقوام کے میل جول کے راستے کھلنے والے تھے اس لیے خدا نے ارادہ کیا کہ ایک رسول ایسا بھی بھیجے جو کافۃ للناس ہو جو ساری دنیا کو پرچم توحید تلے جمع کرنے والا ہو اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کے ذریعہ سے لوگوں کو انکی روحانیت کی ترقی کے لیے ایسے نقطہ کی خبر دیتا رہا جس پر پہنچ کر بنی نوع انسان نے کامل طور پر اپنے مقصد پیدائش کو حاصل کرنا تھا اور یہ انبیاء اپنے بعد ایک ایسے نبی کی خبر دیتے رہے جس نے ساری دنیا کو کامل راستی کی تعلیم دینی تھی اور یہ اخبار اور یہ پیشگوئیاں ازحد ضروری تھیں تا لوگوں کو ایسے عظیم المرتبت نبی کی طرف مائل کیا جا سکے جس کے ذریعہ سے روحانیت اپنے کمال کو پہنچنے والی تھی۔ اور وہ عظیم الشان نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے بارے میں آپؐ سے قبل کے انبیاء نے کثرت سے پیشگوئیاں کی تھیں۔ اور آپؐ ہی کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لیے ہادی و رہنما بنا کر بھیجا ہے اور ہر وہ پیشگوئی جو اس نبی کے متعلق کی گئی تھی وہ اپنے ہر پہلو سے آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں اپنی پوری شان و شوکت سے پوری ہوتی نظر آتی ہے اور ہر پیشگوئی بانگ دہل یہ اعلان کر رہی ہے کہ یہی وہ عظیم المرتبت ہستی ہے جس کے دیکھنے کے لیے ہزاروں سال سے آنکھیں ترستی ہیں اور یہی وہ مبارک وجود ہے جس کی اُمت میں آنے کے لیے انبیاء بھی خواہش رکھتے رہے۔

آیئے اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کون سی پیشگوئیاں ہیں جن میں آنحضورؐ کی آمد کا ذکر ہے اور کس طرح وہ آنحضرتؐ کے وجود باجود میں پوری ہو کر صداقت محمد مصطفےٰؐ کا اعلان کر رہی ہیں

حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئیاں:۔

۱۔ استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ میں لکھا ہے

"میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے کہوں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے گا اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی کچھ خداوند کے نام سے کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے پورا نہ ہو یا واقع نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اس سے مت ڈرنا"

استثناء کی اس پیشگوئی میں آنے والے نبی کی مندرجہ ذیل نشانیاں بتائی گئی ہیں:۔

۱۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسمٰعیل سے پیدا ہوگا۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہوگا۔

۳۔ وہ صاحب شریعت نبی ہوگا۔

۴۔ وہ نبی ہر وہ پیغام جو خدا کی طرف سے اسے ملے گا لوگوں تک پہنچا دے گا۔

۵۔ خدا کا کلام جو اس پر نازل ہوگا وہ خدا کا نام لیکر لوگوں کو سنائے گا۔

۶۔ اگر وہ نبی بدوں حکم الٰہی کچھ کہے گا تو قتل کیا جاوے گا۔

۷۔ وہ نبی توحید کا واعظ اور معبودان باطلہ کے خلاف بڑے زور و شور سے تعلیم دینے والا ہوگا۔

۸۔ اس کی باتوں کو نہ سننے والے اور اس کا انکار کرنے والے عتاب الٰہی سے نہ بچ سکیں گے۔

۹۔ وہ پیشگوئیاں کرے گا اور اس کی پیشگوئیاں سچ نکلیں گی۔

چنانچہ جب ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے ہیں تو یہ تمام نشانیاں آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پوری ہوتی نظر آتی ہیں۔ پیشگوئی میں تھا کہ وہ نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے پیدا ہوگا اور بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل ہی تھے اور وہ علاقہ جس میں آنحضورؐ پیدا ہوئے وہی علاقہ تھا جس میں خاندان اسماعیل اپنے روز و شب گزار رہا تھا چنانچہ قرآن کریم اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ۔

یعنی حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں کہ اے خدا میں نے اپنی اولاد کو ایک بستی غیر ذی زرع میں تیرے معزز گھر کے پاس لا بسایا ہے اور تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اس بستی غیر ذی زرع میں حضرت اسمٰعیلؑ سکونت پذیر ہوئے تھے نہ کہ حضرت اسحٰقؑ اور تاریخ اور مشاہدات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد اسمٰعیلؑ ہی سے تھے۔

دوسری نشانی اس پیشگوئی میں یہ بتائی گئی ہے کہ آنے والا نبی مثیل موسیٰ ہوگا چنانچہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ معاصرین آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا (مزمل ع۱)

یعنی اے معاصرین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہاری طرف ویسا ہی رسول مبعوث کیا ہے جیسے کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا اور اس مماثلت کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح فرعون نے موسیٰؑ کی نافرمانی کی اور عذاب الٰہی کا مورد ہوا اسی طرح منکرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی سخت عذاب الٰہی کا شکار ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضورؐ کا انکار کرنے والے اور آپؐ کے خلاف ظلم و بربریت کا بازار گرم کرنے والے سب مخالفین و معاندین تباہ و برباد ہو گئے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے وہی قریش مکہ کے بڑے بڑے سردار جنہیں اپنے جتھوں اور مہارت جنگ پر فخر تھا۔ جن کے مقابل پر اہل ایمان کی قلیل تعداد ہر جنگ میں ایسے ہی ہوا کرتی تھی جیسے کہ آٹے میں نمک لیکن ہر جنگ میں دشمن کو ہزیمت اٹھانی پڑی ہر معرکہ میں شکست ہوئی اور ابوجہل معاند رسولؐ جو اپنی قوم کا سردار اور اپنے زمانہ کا فرعون تھا۔ جب رسولِ خدا کے مقابل آیا اور اس نے اپنی گردن تکبر سے اونچی کی تو وہی گردن انتہائی ذلت و رسوائی کے ساتھ معرکہ بدر میں دو بچوں کے ہاتھوں کاٹ دی گئی اور ابوجہل کی ساری جھوٹی عزت خاک میں مل گئی۔

استثناء کی اس پیشگوئی میں ایک نشانی آنے والے نبی کی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی ہوگا چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم جیسی عظیم الشان شریعت عطا کی گئی جیسا کہ اس کے متعلق قرآن پاک میں فرمایا:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

یعنی ہم نے ہی اس ذکر (یعنی قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

آنے والے نبی کی ایک نشانی یہ بتائی گئی تھی کہ خدا کی ساری باتیں لوگوں تک پہنچائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضورؐ کو مخاطب کر کے کہتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (مائدہ ع۱۰)

یعنی "اے رسول جو وحی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوتی ہے اسے تمام لوگوں تک پہنچا دے"۔ اور پھر اسی قرآن میں یہ ذکر بھی کر دیا۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ (مائدہ ع۱)

یعنی تمام باتیں جو انسان کی روحانی اور مادی ترقی کے لیے ضروری تھیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے لوگوں کو پہنچا دی گئی ہیں۔

ایک علامت آنے والے نبی کی یہ تھی کہ وہ خدا کی باتیں خدا نام لے کر سنائے گا چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ واحد نبی ہیں جن کی الہامی کتاب کا ہر باب اور ہر سورۃ اسی آیت سے شروع ہوتی ہے کہ میں اللہ کا نام لے کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں یہ باتیں سناتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس پیشگوئی میں ایک نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ اگر وہ جھوٹی بات خدا کی طرف منسوب کریگا تو وہ قتل کیا جائے گا اس پیشگوئی کے مصداق آنحضورؐ دشمن کی ہر سازش سے محفوظ رہے دشمن آپؐ کو قتل کرنے کے کئی طریقے سوچتا رہا لیکن آنحضورؐ دشمن کے سامنے ببانگِ دہل خدا کے اس وعدہ کا اعلان کرتے رہے کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اس بات کا اعلان کرنے پر دشمن اور زیادہ جھلایا اس کے کینہ و انتقام کی آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی قتل کے نئے سے نئے طریقے سوچنے لگے لیکن ہر جگہ ناکام رہا اور خدا کی یہ بات سچ ثابت ہوئی کہ

فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدًا (جن ع۲)

ایک نشانی یہ تھی کہ وہ نبی توحید کا واعظ ہوگا اور کسی سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں کہ آنحضورؐ کس طرح ساری عمر توحید کا وعظ کرتے رہے اور شرک سے مجتنب رہنے کی تلقین فرماتے رہے حتیٰ کہ آخر دم تک بھی یہ الفاظ زبان مبارک پر رہے

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ ۱ -

کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا اور توحید سے دور ہو کر شرک میں مبتلا ہو گئے

ایک نشانی آنے والے نبی کی یہ تھی کہ وہ نبی پیشگوئیاں کرے گا اور اس کی پیشگوئیاں پوری ہوں گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے خبر پاکر بے شمار پیشگوئیاں کیں جو بڑی شان سے پوری ہوتی رہی ہیں اور پوری ہوتی رہیں گی - پھر قرآن کریم جو آپؐ کو دیا گیا ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اس مضمون میں صرف دو پیشگوئیوں کا ذکر کیا جاتا ہے

۱- جب آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ میں ہی تھے تو آپؐ کو الہام ہوا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (قصص ع۷)

یعنی وہ ذات جس نے تجھ پر قرآن کریم کو نازل کیا اور اس کی اطاعت تجھ پر فرض کی وہ تجھے دوبارہ مکہ میں لوٹا کر لائے گا -

اس میں دو پیشگوئیاں تھیں -

۱- یہ کہ آنحضورؐ کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑے گی - دوسری - یہ کہ آپؐ واپس مکہ میں تشریف لائیں گے - چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپؐ کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑی اور پھر فاتحانہ شان سے آپؐ مکہ میں داخل بھی ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی یہ پیشگوئی بڑی شان و شوکت سے پوری ہوئی

۲- مکی دور میں آنحضورؐ کو الہام ہوا اقتربت الساعۃ وانشق القمر (القمر)

یعنی دین حق کی ترقی کا وقت آگیا ہے اور عرب کی حکومت تباہ کر دی گئی چاند عرب کا نشان سمجھا جاتا تھا اور انشقاق قمر سے عرب حکومت کی تباہی ہی مراد تھی - یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی گئی تھی جب کہ حق کے پیروؤں کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کی بھی اجازت نہ تھی - جب صحابہؓ کی زندگی انتہائی تکالیف و مصائب میں گزر رہی تھی اور ایسے وقت میں لوگوں کے لیے یہ پیشگوئی کوئی حقیقت نہ رکھتی تھی -

لیکن خدا عالم الغیب جانتا تھا کہ ایسا ہی ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عرب کی ساری حکومت تباہ ہوگئی قیدار کی ساری حشمت توڑ دی گئی اور بڑی شان سے دین حق کا جھنڈا بلند کر دیا گیا -

پس استثناء ۱۸/۱۷ کی یہ پیشگوئی ہر پہلو سے آنحضورؐ پر پوری ہوتی نظر آتی ہے اور اس میں بیان شدہ ہر نشانی آنحضورؐ کے وجود میں اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے -

۲- استثناء باب ۳۳ آیت ۲ میں ہے -

"اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا - دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے دہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی"

اس کلام میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو اپنے تین جلوے بتائے ہیں پہلا جلوہ کوہ سینا سے ظاہر ہوا اور یہ وہی جلوہ تھا جو حضرت موسیٰؑ کو دکھایا گیا چنانچہ خروج ۱۹/۲۰ میں لکھا ہے -

"اور خداوند کوہ سینا پہاڑ کی چوٹی پر نازل ہوا اور خداوند نے پہاڑ کی چوٹی پر موسیٰؑ کو بلایا اور موسیٰؑ چڑھ گیا"

اس کے بعد دوسرے جلوے کے متعلق بتایا کہ وہ کوہ شعیر سے طلوع ہوگا اور یہ جلوہ حضرت عیسیٰؑ کو دکھایا گیا تھا - کیونکہ شعیر وہ مقام ہے جس میں حضرت مسیحؑ کی پیدائش ہوئی تھی - پھر ایک تیسرے جلوے کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ فاران سے ظاہر ہوگا یہ جلوہ آنحضورؐ پر ظاہر ہونا تھا کیونکہ فاران سے مراد وہ پہاڑ ہیں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں چنانچہ پیدائش ۲۱/۲۰ میں ہے -

"اور خداوند اس لڑکے (یعنی اسماعیل) کے ساتھ تھا اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیر انداز ہوگیا اور وہ فاران کے بیابان میں رہا اور اس کی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اس سے بیاہنے کو لی"

اس میں بتایا گیا ہے کہ اسمٰعیلؑ فاران کے بیابان میں رہے اور حضرت اسمٰعیلؑ جیسا کہ تاریخ اور مشاہدات سے پتہ چلتا ہے علاقہ حجاز میں ہی سکونت پذیر ہوئے تھے پس فاران سے مراد مکہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے اور جس جلوہ کا ظہور فاران سے ہونا تھا وہ فاران کے ایک شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا - اور اس کلام میں فاران سے جلوہ گر ہونے کی ایک نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ دس ہزار قدوسی اس کے ساتھ ہوں گے یعنی جس شخص پر اس جلوہ کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ دس ہزار ایسے لوگ ہوں گے جنہیں وہ اپنی صفت یزکیھم کے تحت پاک کر چکا ہوگا چنانچہ یہ نشانی آنحضورؐ کے حق میں پوری ہوئی ہے

بخاری کتاب المغازی میں لکھا ہے -

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَمَعَہٗ عَشَرَۃُ اٰلَافٍ ..... الخ

یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضورؐ فتح (مکہ کے لیے) رمضان کے مہینہ میں مدینہ سے نکلے اور آپؐ کے ساتھ دس ہزار صحابہؓ تھے - اسی طرح اس پیشگوئی میں یہ نشانی بھی بتائی گئی ہے کہ اس نبی کے دہنے ہاتھ میں آتشی شریعت ہوگی چنانچہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس میں کفار سے جہاد کے احکام ہیں اور اس طرح یہ کفار محاربین کے لیے آتشی یعنی آگ والی ہے اسی طرح یہ اس لیے بھی آتشی شریعت ہے کہ اس میں ایسے احکام پائے جاتے ہیں جو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا دیتے ہیں -

یہ پیشگوئی بھی آنحضورؐ کے حق میں پوری ہوئی اور آنحضورؐ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ٹھہرے

۳- استثناء - ۳۲/۲۳ میں لکھا ہے -

"انہوں نے اس چیز کے باعث جو خدا نہیں مجھے غیرت اور اپنی باطل باتوں سے مجھے غصہ دلایا سو میں بھی ان کے ذریعہ سے جو کوئی امت نہیں ان کو غیرت اور ایک نادان قوم کے ذریعہ سے ان کو غصہ دلاؤں گا"

اس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل نے معبودانِ باطلہ کی عبادت کے ذریعہ سے خدا کو برانگیختہ کیا ہے اور اسے غصہ دلایا ہے اس لیے اب خدا بھی ان کی قوم سے نبوت کو ختم کر دے گا اور ایسی قوم سے نبی مبعوث کریگا جو امی اور ان پڑھ ہوگی اور بنی اسرائیل کی نظر میں حقیر ہوگی -

اس پیشگوئی میں جس نادان قوم کا ذکر ہے وہ قوم عرب ہے جو انتہائی جاہل اور ان پڑھ تھی نہ علوم شرعیہ سے انہیں کوئی حصہ تھا اور نہ علوم عقلیہ سے وہ واقف تھے اس زمانہ میں اس قوم کے سوا کوئی اور قوم ایسی نہ تھی جو اس قدر جہالت کی زندگی بسر کر رہی ہو اور نیز یہی وہ قوم تھی جو بنی اسرائیل کی نظروں میں بھی حقیر سمجھی جاتی تھی کیونکہ وہ کہتے تھے کہ یہ بنی اسمٰعیل ہیں اور اسماعیل کی والدہ لونڈی تھیں پس اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے مطابق سرزمینِ عرب میں انہی نادان اور حقیر سمجھے جانے والے لوگوں میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا - چنانچہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے -

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ ..... الخ

یعنی وہی ذات ہے جس نے امیوں کے لیے انہی میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا ہے جو ان پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتب اور حکمت کی باتیں انہیں سمجھاتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے قبل کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

(جاری ہے)

درخواستہائے دعا

- عزیزم محمد الطاف چوہدری منور احمد صاحب کنزی کی دائیں ٹانگ چکی کا پٹہ لگنے سے ٹوٹ گئی ہے - حیدرآباد میں زیر علاج ہے - احباب سے عزیز موصوف کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے - (حاجی عبدالرشید - دارالعلوم غربی ربوہ)

- مکرم شیخ محمد صادق صاحب کی اہلیہ بوجہ یرقان بیمار ہیں - احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے - اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفاءِ کامل عطا فرمائے - آمین -

(نثار احمد خان - علی پور)

- محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ صدر لجنہ ڈھونیکی وزیر آباد کا اپریشن ۱۵ر دسمبر کو گوجرانوالہ میں ہونے والا ہے - تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انکا اپریشن کامیاب فرمائے -

نصیرہ کمال خان - ڈھونیکی

- محترم شیخ عبداللطیف پراچہ صاحب سرگودھا کا چھوٹا بیٹا عامر لطیف بعمر ۱۱ سال پیدائشی طور پر دل کا مریض ہے - ڈاکٹرز نے دل میں سوراخ بتایا ہے - عزیز کو عنقریب علاج کے لئے کراچی لے جایا جا رہا ہے - احباب سے عزیز کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -

(محمد دین انور - سرگودھا)

- خاکسار کی اہلیہ نصرت جہاں صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جتوئی اور بہنوئی مکرم ملک خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جتوئی ۲۵ر نومبر کو ایک میٹنگ میں شرکت کے لئے مظفر گڑھ جاتے ہوئے بس کے حادثہ میں زخمی ہوگئے - ہر دو کے سر اور ہاتھوں پر شدید چوٹیں آئی ہیں - احباب جماعت سے ان کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -

(اوصاف احمد حال لاہور)

- عزیز کریم اللہ بعارضہ دل بیمار ہے - اپریشن ابھی تک نہیں ہوا - طبیعت ناساز رہتی ہے - احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے -

(عنایت اللہ - دارالصدر شمالی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و استقامت دکھانے والوں پر انعام خداوندی

(مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب)

اس سے پہلے کہ دکھوں، اذیتوں اور آزمائشوں میں صبر و استقامت دکھانے والوں کو کیا انعامات ملتے ہیں کا تذکرہ کیا جائے یہ جاننا ضروری ہے کہ صبر و استقامت کے معنی کیا ہیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ صبر و استقامت کے معنی لغت اور قرآن کی رو سے مختصر الفاظ میں یہ ہیں۔ برداشت و تحمل۔ مصائب آنے پر شکوہ نہ کرنا بلکہ ثابت قدم رہنا۔ کسی بات کو حق سمجھ کر اس پر قائم رہنا۔ کتنی ہی مخالفتیں کیوں نہ ہوں مصائب کی آندھیاں چلیں۔ اذیتوں کے پہاڑ گریں ان سب کو برداشت کیا جائے اور حق سے منہ نہ موڑا جائے۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان تبھی صبر و استقامت دکھاتا ہے کہ کسی ابتلاء اور مصیبت میں ہو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انبیاء پر ایمان لانے والوں پر ابتلاء کیوں آتے ہیں۔ اس کا ایک جواب تو قرآن حکیم ان الفاظ میں دیتا ہے۔

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ۔

(عنکبوت - ۴)

یعنی اس لیے کہ ہم جان لیں کہ دعویٰ وفا میں صادق کون ہے اور یہ بھی جان لیں کہ بے وفا اور جھوٹا کون ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔

"بندے پر آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ زمین پر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ایسی حالت میں کر دیتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے" (ترمذی)

ہر انسان پر مصائب اور آزمائشیں ایک جیسی نہیں آتیں۔ آزمائشیں ہمیشہ انسان کے ایمان کے مطابق آتی ہیں۔ حدیث میں مروی ہے کہ بندہ کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے جس کا دین قوی ہوگا اس کی آزمائش سخت ہوگی اگر اس کے دین میں کمزوری ہے تو آزمائش بھی اس کے دین کے مطابق ہوگی۔ (ترمذی)

صاف ظاہر ہے جو آزمائشیں اور اذیتیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی گئیں۔ وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو نہیں دی گئیں۔ جو دکھ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ، حضرت بلالؓ، حضرت عمارؓ کو جھیلنے پڑے وہ بعد میں آنے والوں کو نہ اٹھانے پڑے۔

اب ان انعامات کا ذکر کیا جاتا ہے جو صبر دکھانے والوں کو اس دنیا میں ملے یا ملتے رہیں گے۔

حضرت ابوبکرؓ (جو بغیر کسی دلیل کے سننے کے ایمان لائے اور توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرنے والوں میں سب سے پہلے تھے) اور حضرت عمرؓ ابتلاؤں۔ دکھوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم انعام خلافت سے نوازے گئے۔ حضرت بلالؓ جو غلام تھے۔ خاتم النبیینؐ رحمۃ للعالمینؐ کی غلامی میں آکر سب اہل ایمان کے سردار بنے اور ایسے انعام سے نوازے گئے جو دوسرے صحابہؓ کو نہ مل سکا وہ تھا فتح مکہ کے موقع پر سرداران قریش اور دوسرے کفار کا ان کے نام کے جھنڈے تلے امان پانا حضرت عمارؓ اور ان کے خاندان کو مختلف اذیتیں دی گئیں تو صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اور وہ کوفہ کے گورنر کے اعزاز سے نوازے گئے۔

وہ خدا جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور زندہ رہے گا اس نے ہر زمانہ میں دکھ اٹھانے والوں کو اس دنیا میں اپنے انعامات سے نوازا اور آئندہ بھی نوازتا رہے گا۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رحمۃ للعالمین اور آپ کے جان نثار غلاموں کو جو بے سروسامان تھے اقلیت میں تھے ایک لمبا عرصہ انتہائی دکھ اور اذیتیں برداشت کرنی پڑیں۔ آپؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ فاقہ کشی کی حالت میں جبکہ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے دفاعی جنگیں لڑنی پڑیں اور زبان پر شکوہ نہ لائے تو خدا تعالیٰ نے فتح مکہ جیسی نعمت عطا کی جبکہ قریش ان کے زندہ سردار اور دوسرے کفار ندامت کا اوڑھنا اوڑھے کھڑے تھے۔ اور برملا اقرار کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا سچا خدا ہے خاتم النبیینؐ۔ رحمۃ للعالمین اور آپؐ کی خاطر پسینہ کی جگہ خون بہانے والوں کے مسلسل صبر کا نتیجہ ہی تھا کہ ایمان والوں کو خدا تعالیٰ نے قیصر و کسریٰ جیسی عظیم سلطنتیں انعام میں دیں اس وسیع و عریض زمین کی آلودہ فضا اللہ اکبر اللہ اکبر کی سحر ساز اور متبرک آواز سے معطر ہو گئی۔

اب ان انعامات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا اُخروی زندگی میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ قادر مطلق ہستی فرماتی ہے

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔ (آل عمران ۱۹۶)

یعنی پس جنہوں نے ہجرت کی اور انہیں گھروں سے نکالا گیا اور میری راہ میں تکلیف دی گئی اور انہوں نے جنگ کی اور مار سے گئے ان کی بدیوں (کے اثر) کو ان (کے جسم) سے یقیناً مٹا دوں گا اور میں انہیں یقیناً ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (یہ انعام) اللہ کی طرف سے بدلہ کے طور پر ملے گا اللہ تو وہ ہے جس کے پاس بہترین جزاء ہے

سچا اور بے مانگے ان گنت دینے والا خدا صبر کرنے والوں کو ان باغوں میں جن میں نہریں بہتی ہوں گی داخل کرے گا جیسے فرمایا:۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا یعنی مستقل رہائش کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے۔ رحیم و کریم خدا کو اتنا دینے پر تسلی نہیں ہوئی مزید فرماتا ہے:۔

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ کہ اے صبر کرنے والو۔ اے میری مدد کے طلبگارو! تم ہی مستقل رہائش کے باغوں کے مستحق نہیں ہو گے۔ بلکہ تمہارے بڑوں بیویوں اور نسلوں میں سے بھی داخل کریں گے۔ پھر مزید فرمایا۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ کہ فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ تمہارے لیے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے۔ تم نے لاکھ دکھ اٹھائے اور شکوہ نہ کیا۔ تمہارے سامنے بڑوں اور چھوٹوں کو تہہ تیغ کیا گیا مگر تم نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر تسلی پائی۔

یہ ہدایات ہی اُخروی زندگی میں انعامات کی خوشخبری نہیں دیتیں بلکہ متعدد بار ان کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ اعلان فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرہ: ۱۵۴)

اور وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ (آل عمران: ۱۴۷)

خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے تو جب خدا تعالیٰ کسی کا ساتھی ہو اور اس سے محبت بھی کرے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوبوں کو اپنے فضلوں سے نہ نوازے اور انعامات سے جھولیاں نہ بھر دے۔

دکھوں اور ابتلاؤں میں خوش و خرم رہنا ایسا ہی ہے جس طرح بچے کو پانی کے ٹب میں بٹھایا جائے تو وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہے اس کی آنکھوں میں پانی جانے سے تکلیف ضرور ہوگی۔ سر پر لگاتار پانی ڈالنے سے سانس بھی اکھڑے گا لیکن ان تکلیفوں کے باوجود وہ سرور محسوس کرتا ہے۔ ہنستا ہے کھلکھلاتا ہے اور پانی سے باہر نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ یہی حال اہل ایمان کا ہوتا ہے۔ جو تکلیفوں، دکھوں اور ابتلاؤں کے سیلاب میں گھرے ہوتے ہوئے کے باوجود ایک سکون پاتے ہیں راحت و لذت پاتے ہیں تھپیڑے پڑتے ہیں لیکن مسکراہٹیں قائم رہتی ہیں۔

ہوتا ہے مل کر خاک میں ہر ایک دانہ بار ور
آباد ہونا ہے اگر برباد ہو برباد ہو۔

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان ہوئے ایک ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔ براہ کرم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کے پیش نظر اپنے وعدہ جات جلد از جلد ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس اطفال بجٹ بھجوائیں

جن مجالس اطفال الاحمدیہ نے ابھی تک نئے سال کا بجٹ منظوری کے لئے نہیں بھجوایا۔ وہ فوری طور پر بجٹ ارسال کریں اسی طرح بتدریج وصولی کر کے دوران سال مرکز بھجواتے رہیں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ زرینہ اختر صاحبہ بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب اہلیہ محمد محمود صاحب وصیت ۱۱۹۶۲ سابقہ پتہ راولپنڈی کے بارہ میں اگر کسی کو علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو موجودہ پتہ سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

میری والدہ اہلیہ چوہدری وزیر محمد صاحب (مرحوم) بعارضہ بلڈ شوگر بیمار ہیں اور لنڈن میں زیر علاج ہیں نیز میری ہمشیرہ امۃ النصیر آف ملتان گلے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ اللطیف اہلیہ شیخ محمد منشاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محسنِ انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم غیروں کی نظر میں

محمد انوار الحق مجاہد - لاہور

آج سے چودہ سو سال پہلے سرزمینِ عرب جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ علوم و فنون اور تہذیب اور شائستگی کا نام و نشان تک نہ تھا کسی کی عزت و آبرو محفوظ نہ تھی انسانی خون پانی سے بھی زیادہ ارزاں تھا جہالت کے اس خوفناک دور میں انسانیت کے پھلنے پھولنے اور پنپنے کی کوئی امید نہ تھی۔ اس مایوس کن فضا اور دل شکن حالات میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ساری نسلِ انسانی کے لئے سراپا رحمت اور شفقت بنا کر مبعوث فرمایا اسی لئے آپؐ کسی کے بھی دشمن نہ تھے۔ آپؐ کے دل میں کسی کے متعلق بھی بغض و کینہ نہ تھا۔ بلکہ آپؐ تو سراپا رحمت و کرم تھے۔ آپؐ نے اپنے خلق عظیم کی بدولت اپنے جانی دشمنوں کو بھی [illegible] گرویدہ بنا لیا۔ رحمت اور شفقت سے پتھر دلوں کو موم کر دیا حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کی عظیم الشان شخصیت، عظمت کا ایک مینارۂ نور ہے۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح مقدسہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ واقعی محسنِ انسانیت بن کر دنیا میں تشریف لائے اور اپنی زبردست اخلاقی قوت، اپنی عظیم شخصیت اور اپنے لافانی پیغام کے ذریعہ سرزمین عرب کے غیر متمدن قبائل کو توحید کی لڑی میں پرو دیا اور ان کے خیالات اور اخلاق و کردار میں ایک زبردست انقلاب برپا کر دیا۔ آپؐ اپنے حیرت انگیز کارناموں کی بناء پر دنیا کے عظیم ترین انسان ہیں۔ اور اس مقام پر ہیں کہ نہ پہلوں میں سے کوئی ہوا اور نہ آئندہ کوئی ہوگا جو یہ مقام حاصل کر سکے۔ آپؐ نے معاشرے میں جو عظیم الشان انقلاب برپا کیا وہ اپنے دل موہ لینے والے اخلاق اور روحوں کو مسخر کر لینے والی شرافت کی بناء پر کیا۔ آپؐ کے اوصاف حمیدہ اور آپؐ کی عظمت کا اعتراف اپنے ہی نہیں بیگانے بھی کرتے ہیں۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے اور ایسی حقیقت جس کا اپنوں اور غیروں سبھی نے اعتراف کیا ہے۔

ذیل میں چند مصنفین کی تحریروں کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو آپؐ کی عظمت کے اعتراف پر مشتمل ہیں چنانچہ ڈاکٹر ڈی رائٹ نے کہا ہے۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابرِ رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکامِ خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو۔"

-:(۲):-

باسورتھ سمتھ اپنی کتاب محمد اینڈ محمدازم کے صفحہ ۱۳۸ پر لکھتا ہے:۔

"صبح دم مؤذن کی آواز اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" (نماز نیند سے بہتر ہے) ہر روز اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جہاں جہاں بھی رسول عربی کا پیغام پہنچا اس کا مشرق کی روایت پرستی اور آرام طلبی پر گہرا اثر پڑا۔ گجردم یہ دعوت آج بھی گواہی دیتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو دنیا میں اللہ کی حکومت کے قیام پر اور انسان کی آزادیٔ فکر پر کتنا گہرا یقین تھا۔"

-:(۳):-

فان گرونے بام لکھتا ہے:۔

"رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک بے مثال قانون ساز تھے۔ آپؐ کے جن کارناموں کو آج بھی امتیازی حیثیت حاصل ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے دنیا میں پہلی مرتبہ عربی زبان میں ایسے قانونی اصول و ضوابط وضع کئے جن کی قانونی صحت عمومی اور ابدی ہے آپؐ کے قوانین کو دنیا کی ہر عدالت میں رائج کیا جا سکتا ہے۔"

-:(۴):-

فرانز بوہل اپنی کتاب انسائیکلوپیڈیا میں لکھتا ہے:۔

"کوئی بھی غیر جانبدار اور تعصب سے بالاتر مؤرخ یا مصنف اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہم وطنوں میں مذہب کا ایک عظیم جذبہ بیدار کیا اور دینی اور اخلاقی اقدار کو عملی شکل میں متشکل کیا۔ یہ عملی شکل اپنے اہلِ وطن ہی کی نہیں بلکہ ان ملکوں کے لوگوں کی بھی ضرورت تھی جو قدیم مذہبوں اور تہذیبوں کا گہوارا رہے تھے جب یہ علاقے ان کے ہاتھوں فتح ہوئے تو دینی تعلیمات نے وہ اساس مہیا کی جس کے بعد یہ علم و دانش کے عظیم سوتے پھوٹے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے دینِ حق کی جس قوت کا اظہار کیا اس کے باعث آپؐ کا دین آپؐ کی رحلت کے بعد بھی تیزی سے پھیلا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اس کامیابی کے پس پردہ ضرور کوئی غیر مرئی طاقت کارفرما تھی۔"

-:(۵):-

مسٹر ہملٹن گب نے لکھا:۔

"ہمارے نزدیک یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ حضرت (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے صحابہؓ نے اپنے ارادے اور جذبات جس طرح حضرت (محمدؐ) کی مرضی کے تابع کر دیئے تھے اس کی تمام تر وجہ آپؐ کی ذات کا اثر تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو صحابہؓ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتوں کو کبھی اہمیت نہ دیتے۔ آپؐ کی دینی تعلیمات سے بڑھ کر آپؐ کی اخلاقی عظمت تھی جس نے اہلِ مدینہ کو انصار بنا دیا۔"

یہ تھا وہ عظیم الشان انقلاب جسے غیروں نے نہ صرف محسوس کیا بلکہ اس کا اعتراف و اظہار بھی کیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

محترمہ بہشتاں بی بی مرحومہ کا ذکرِ خیر

(مکرمہ مطلوب شازیہ صاحبہ بنت موید ار میجر دوست محمد صاحب ربوہ)

میری نانی جان محترمہ بہشتاں بی بی گاؤں اورجھاں ضلع سرگودھا کی رہنے والی تھیں۔ اُن کے والد کا نام چنن دین والدہ کا نام بھاگ بھری تھا۔ اور خاوند کا نام سراج دین تھا۔ ۱۸ و ۱۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کی درمیانی رات تقریباً گیارہ بجے ۸۰ سال کی عمر پا کر اس دنیائے فانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرما گئیں اور اس طرح اپنے ربِ کریم کے حضور حاضر ہو کر اپنی مراد کو پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ اس وجود کی فانی زندگی سے کس قدر خوش تھا، کہ اُن کی موت معمولی سردی لگنے سے چند گھنٹے بیمار رہنے کے بعد ہوئی۔ وہ زندگی ہی میں اپنے ربِ کریم سے دعا مانگا کرتی تھیں کہ اے میرے رب مجھے کسی کا محتاج نہ بنانا چنانچہ خدا نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔

آپؐ کی نرینہ اولاد تو کم سنی میں ہی وفات پا گئی جب کہ چار بیٹیاں اور متعدد نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دل کے ایک کونہ میں دکھ ضرور تھا۔ لیکن ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہ کر زندگی گذاری۔

خلافت احمدیہ کا احترام و عقیدت اور محبت آپکے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ نماز پنجگانہ کی عادت جوانی ہی سے تھی۔ ربوہ میں جب بھی جلسہ یا اجتماع کا موقعہ آتا تو تڑپنے لگتیں کہ کسی طرح مرکز میں جا کر روحانی خزائن سے مالا مال ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی آپ کی یہ خواہش پوری کی اور آپ مرکز پہنچ جاتیں۔

خدمتِ خلق اور غریبوں کی ہمدردی آپ کا شیوہ تھا۔ از حد سادہ طور پر زندگی گزاری نہایت صابر و شاکر اور عبادت گذار تھیں طبیعت میں عاجزی اور متانت کی جھلک نمایاں طور پر تھی صوم و صلوٰۃ کے علاوہ تہجد کی بھی پابند تھیں۔ نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔

جماعت احمدیہ کے جملہ احباب و خواتین و بزرگوں اور خاندانِ حضرت اقدس سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ہماری نانی اماں مرحومہ کی درجات کی بلندی کے لئے بالخصوص دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اس دنیا میں اُن کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

"اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّہٗ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔" (ابوداؤد)

حسد سے پرہیز کرو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کون میری جماعت میں سے ہے اور کون نہیں

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض ..... سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا، بجز وعدہ کی مستثنیات کے، وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نماز میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس [illegible] جو اس [illegible] بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لیے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔

(کشتی نوح صفحات ۱۰۱-۱۰۲)

(مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد)

اعلان دارالقضاء

مکرم افتخار حسین صاحب ولد غلام حسین صاحب مرحوم نے بذریعہ محمد سلیم رضاء ولد شیر محمد صاحب دارالرحمت شرقی ۱۲/۳۰ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری پھوپھی محترمہ جنت بی بی بیوہ غلام حسین صاحب مرحوم مورخہ ۸۳-۱۱-۱۱ کو قضاء الٰہی سے وفات پاگئیں تھیں۔ ان کی جائیداد کا وارث انکا اکلوتا بیٹا افتخار حسین ولد غلام حسین صاحب مرحوم ہے۔ بیوہ کا ایک پلاٹ رقبہ ۵ مرلہ ۱۲/۳۰-A دارالرحمت شرقی اقصیٰ روڈ ربوہ میں واقع ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ اس کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو قطعہ ۱۲/۳۰-A دارالرحمت شرقی ربوہ ترکہ جنت بی بی مرحوم افتخار حسین صاحب ولد غلام حسین صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

مکرمہ زبیدہ بیگم زوجہ محمد شریف صاحب مرحوم موضع کروندی ضلع خیرپور سندھ نے درخواست دی ہے کہ پلاٹ ۱۱ دارالصدر شمالی ربوہ رقبہ ایک کنال ڈیڑھ مرلہ میرے والد صاحب مولوی عبدالحق صاحب مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے۔ مرحوم موصی ہیں ان کے ورثاء حسب ذیل ہیں ان کے نام مذکورہ پلاٹ ایک کنال ڈیڑھ مرلہ منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

۱۔ زبیدہ بیگم (زوجہ محمد شریف مرحوم) بیٹی مولوی عبدالحق مرحوم۔
۲۔ ثناء اللہ ولد مولوی عبدالحق صاحب مرحوم۔
۳۔ خورشید بیگم دختر مولوی عبدالحق صاحب مرحوم۔
۴۔ شریفاں بیگم دختر مولوی عبدالحق صاحب مرحوم۔
۵۔ محمد یعقوب ولد مولوی عبدالحق صاحب مرحوم۔

اگر قطعہ مذکورہ نامزدہ ورثاء مولوی عبدالحق صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

تزئین ربوہ ——— وقار عمل

ربوہ ایک پاکیزہ ماحول والا شہر ہے۔ اس میں باطنی صفائی اور ظاہری صفائی دونوں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض محلوں نے ربوہ کے ظاہری ماحول کی صفائی کے لئے وقار عمل شروع کر رکھے ہیں لیکن اس کے لئے ہمہ گیر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ تمام تنظیمیں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ اطفال الاحمدیہ ناصرات الاحمدیہ کو ربوہ کے ماحول کی صفائی میں ہمہ تن مصروف ہونا چاہیئے اور روزانہ وقار عمل کے ذریعہ ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجانے کا عزم کرنا چاہیئے۔ تیز مکھی اور مچھر مار سکیم کو مؤثر اور فعال بنایا جائے۔

تزئین ربوہ کا ایک بڑا حصہ سبزہ کا لگانا ہے۔ چنانچہ گلشن احمد نرسری میں سایہ دار اور پھولدار پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں۔ سکھ چین۔ سفیدہ۔ شکوہ۔ اسپل اپل۔ سیل۔ کچنار۔ گلمہر۔ پارکن سونیا نیز گیندہ۔ دیسی گلاب۔ کاسموس۔ ڈیلیا۔ فلاکس۔ انٹرمین۔ سٹاک۔ ڈائی مور کیڈی۔ ویجینیا۔ گل اشرفی۔ گل داؤدی۔ پھولوں کی پنیری بھی دستیاب ہے

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ربوہ کے ظاہری و باطنی حسن کو نکھارنے میں بھرپور تعاون فرمائیں۔

(سیکرٹری تزئین کمیٹی ربوہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال الاحمدیہ

شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے امسال سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان

"سیرۃ حضرت زبیرؓ بن العوام"

مقرر کیا گیا ہے اطفال ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سیکرٹریانِ تحریکِ جدید

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان مورخہ ۲۶ اکتوبر کو ہو چکا ہے۔ براہِ کرم جلد از جلد وعدہ جات لے کر ارسال کریں۔ اگر مطبوعہ فارم نہیں ملے تو سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات لکھ کر ارسال کر دیں مگر دفاتر کی تقسیم یعنی دفتر اوّل۔ دوم۔ سوم ضرور درج کریں۔

(وکیل المال اوّل)

عشرہ وصولی وقفِ جدید کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں

ناظم مال وقفِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا [illegible] ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔"

(الوصیۃ ص۸)

تحریک جدید اور لجنات

- تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ لجنات اس طرف فوری اور بھرپور توجہ دیں۔
- وعدہ جات کی فہرست جلد مکمل کر کے محترم وکیل المال صاحب اول کی خدمت میں پیش کریں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی رپورٹ دیں۔
- معاونین خصوصی کی طرف بھی توجہ دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مساعی کو بابرکت کرے۔ آمین

لذیذ چرغہ ہاؤس کا ایک سال مکمل ہونے پر خصوصی پیشکش

چرغہ ~~40~~ کی بجائے 37
چکن کڑاہی ~~50~~ کی بجائے 45

یہ خصوصی رعایتی پیشکش صرف ۱۱- اور ۱۲ر دسمبر کے لئے ہے۔ اپنی خدمات کا ایک سال مکمل ہونے پر ہم رب کریم کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس دوران اہل ربوہ نے جو بے مثال تعاون فرمایا ہے اس پر ہم دلی ممنون ہیں۔

ہم نے اہل ربوہ کو نئے ذائقوں اور لذت سے روشناس کرایا ہے

پروپرائٹر: چوہدری محمد سلیم۔ فضل الٰہی مارکیٹ۔ ربوہ

صف دوم کے معلمین کی چودھویں کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی ہدایات فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق دفتر وقف جدید ۵ر جنوری ۱۹۸۵ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس میں بھجوائیں۔ عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو اور کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہو اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۱۵ر دسمبر ۱۹۸۴ء تک مع کوائف نام مع ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ دوران تعلیم قیام و طعام کا انتظام مرکز کرے گا۔ بستر اپنا لانا ہوگا۔ اسی طرح قرآن مجید بھی اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(ناظم ارشاد۔ وقف جدید)

کیا آپ خدمتِ خلق کے ایک اعلیٰ ادارے کی تعمیرِ نو میں حصہ لینے کے خواہشمند ہیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ریذیڈنٹ سٹاف کی درج ذیل آسامیاں جلد خالی ہو رہی ہیں۔ یہ آسامیاں ابتدائی طور پر مختصر مدت (۶ ماہ یا ایک سال) کے لئے ہیں۔ تنخواہ معقول ہے اور دیگر سہولتیں موجود ہیں۔ کچھ عرصہ خدمت کرنے کے خواہشمند ڈاکٹروں کے لئے بہت عمدہ موقعہ ہے۔

رجسٹرار سرجری۔ رجسٹرار میڈیسن } ایم بی بی ایس کی ڈگری ایک سال کا تجربہ درکار ہے
رجسٹرار گائنی

ہاؤس سرجن / ہاؤس فزیشن ۔۔ ایم بی بی ایس حال میں پاس کرنیوالے نوجوان

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ"

بعض احباب ماہنامہ "انصار اللہ" سے متعلق بعض انتظامی امور کے بارہ میں مکرم ایڈیٹر صاحب ماہنامہ انصار اللہ کو لکھتے ہیں جس سے تعمیل میں خواہ مخواہ دیر ہوتی ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے عرض ہے کہ ترسیل زر، پتہ جات کی تبدیلی، نئی خریداری یا دیگر انتظامی امور کے لئے منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے نام پر خط و کتابت کی جائے۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

گمشدہ فائل

خاکسار کی ایک عدد فائل گولبازار سے اقصیٰ چوک آتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ اس فائل میں خاکسار کے امتحانی نوٹس ہیں اور امتحان شروع ہیں۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(نور احمد شمس جامعہ احمدیہ ربوہ)

توجہ فرمائیں!

اہالیان ربوہ اور مہمانان جلسہ سالانہ کیلئے خوشخبری۔ ربوہ کی معروف ترین شاہراہ پر پُرسکون ماحول میں اپنی طرز کا واحد کیفے صفائی اور معیار میں سب سے آگے۔

پارٹی کے لئے بہترین پارٹی لاؤنج
مٹھائیاں عمدہ کھانے لذت چائے
مرغ پلاؤ

ہم سب سہیلی ہیں!

کیفے کوکن

رفیق مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد ریلوے کراسنگ بطرف ریلوے لائن۔ پروپرائٹر: حمید احمد